بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلّۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے ۔ مابعد للعمر

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دوستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶)

۷ ۔ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ علےٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء

نمبر (۸)

بروز جمعرات

گر چہ گویم با تو گرائی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض در دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اِس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا ۔ اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسُول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اوسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھہ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھہ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزۃ اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات نماز

نمازوں کے اوقات مختلف شہروں میں مختلف ہوجاتے ہیں اس واسطے اون کا اخبار میں درج کرنا مفید ثابت نہیں ہوا ۔ ہان نمازوں کے اوقات نکالنے کیواسطے عام قاعدہ اخبار کے صفحہ اول پر لکھا جاتا ہے ہر جگہ کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے شہر کے اوقات خود ایک دفعہ محنت کر کے اس کے مطابق دریافت کرین اور پھر اس پر ہمیشہ عمل کرتے رہین کسی شہر کا صحیح وقت اس شہر میں دھوپ گھڑی کے ذریعہ سے درست معلوم ہوسکتا ہے ۔

نماز ظہر کا اول وقت ۱۲ بجے سے شروع ہوتا ہے نماز عصر ۔ دھوپ گھڑی میں ۱۲ بجے جتنا سایہ کسی چیز کا ہو جب اُس پر خود اس کی لمبائی کے برابر سایہ بڑھ جاوے ۔ تو وقت ابتدائے عصر ہے دھوپ کے بالکل زرد ہونے تک ۔ یہ بھی یاد رہے کہ گھڑیان ریلوے ٹائم پر رکھی جاتی ہیں اور وہ وقت مقامی نہیں ہوتا نماز مغرب سورج کے غروب ہونے کے بعد ۔ نماز عشا

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسُولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللّٰہ ربّی من کل ذنبٍ و اتوب الیہ ۳ بار ۔ ربّ انّی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الّا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دُعا کرتے ہیں ۔

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی

جلد (۶) | مورخہ ۷ محرم ۱۳۲۵ھ ۲۱ - فروری ۱۹۰۷ء | نمبر (۸)

شعر و سخن

گناہ گارون کے درد دل کی بس ایک قرآن ہی دوا ہے
یہی ہے خضر رہ طریقت یہی ہے ساغر جو حق نما ہے
ہر اک مخالف کے زور و طاقت کو توڑنے کا یہی ہے حربہ
یہی ہے تلوار جس سے ہر ایک دشمن دین کا ہنپلک ہے
تمام دنیا مین تہا اندہیرا کیا تہا ظلمت نے یان بسیرا
ہوا ہے جس سے جہان روشن وہ معرفت کا یہی دیا ہے
نگاہ جن کی زمین پر تھی نہ آسمان کی جنہین خبر تھی
خدا سے اون کو بھی جا ملایا دکھائی ایسی رہ ہدا ہے
بھٹکتے پہرتے ہین راہ سے جو انہین یہہ ہے یار سے ملاتا
جو ان کو گر یہ خضر رہ ہے تو پیر کیوا سطے عصا ہے
مُصیبتون سے نکالتا ہے۔ بلاؤن کو سر سے ٹالتا ہے
گلے کا تعویذ اسے بناؤ ہمین یہی حکم مصطفےٰ ہے
یہ علم رُوحانی کا ہے دریا لگائے اس مین جو ایک غوطہ
تو اوس کی نظرون مین ساری دنیا فریب ہے جہوٹ ہے دغا ہے
مگر مسلمانون پہ ہے حیرت جنہون نے پائی ہے ایسی نعمت
دلون پہ چہائی ہے پہر بھی غفلت نہ یاد عقبیٰ ہے نہ خدا ہے
نہین ہے کچھ دین سے کام اون کا یونہی مسلمان ہے نام انکا
ہے سخت گندہ کلام ان کا ہر ایک کام ان کا فتنہ زا ہے
زمین سے جھگڑا افلاک سے قضیہ یہان ہے شورا ور وہان شرابا
نہین ہے ایک دم بھی چین آتا خبر نہین انکو کیا ہوا ہے
یون چلتے ہین یہہ اکڑ اکڑ کر کہ گویا ان کے ہین بحر اور بر
پڑے ہین ایسے سمجھ پہ پتھر کہ شرم ہے کچھ نہ کچھ حیا ہے
لڑین گے آپس مین بھائی باہم نہ ہوگا کوئی کسی کا ہمدم
مرا پیارا رسول اکرم یہ بات پہلے سے کہہ گیا ہے
نہ دل مین خوف خدا رہیگا۔ نہ دین کا کوئی نام لیگا
فلک پہ ایمان جا چڑھیگا یہی ازل سے لکھا ہوا ہے
مگر خدائے رحیم و رحمان۔ جو اپنے بندون کا ہے نگہبان
جو ہے شہ جن اور انسان۔ جو سُنتا ہے اور دیکھتا ہے
کریگا قدرت سے اپنی پیدا۔ وہ شخص جس کا کیا ہے وعدہ
مسیح دوران مثیل عیسےٰ۔ جو میری اُمت کا رہنما ہے
سو ساری باتین ہوئی ہین پوری نہین کوئی بھی رہی ادہوری
دلون مین اب بھی رہے جو دوری۔ تو اس مین اپنا قصور کیا ہے
پڑا عجب شور جا بجا ہے جو ہے وہ دنیا پہ ہی فدا ہے
نہ دل مین خوف خدا رہا ہے نہ آنکھ مین باقی کچھ حیا ہے
مسیح دوران مثیل عیسےٰ۔ بجا ہے دنیا مین جس کا ڈنکا
خدا سے ہے پاکے حکم آیا۔ ملا اسے منصب ہدا ہے
ہے چاند و سورج نے دی گواہی۔ پڑی ہے طاعون کی تباہی
بچائے ایسے سے پہر خدا ہی۔ جواب بھی انکار کر رہا ہے
وہ مطلع آبدار لکھون کہ جس سے حساد کا ہو دل خون
حروف کی جا گہر پروُون۔ کہ مجھ کو کرنا یہی روا ہے
مسیح دنیا کا رہنما ہے غلام احمد ہے مصطفےٰ ہے
بروزِ اقطاب و انبیاء ہے۔ غرضکہ وہ نائب خدا ہے
جہان سے ایمان اٹھہ گیا تہا۔ فریب و مکاری کا تہا چرچا
فساد نے تہا جمایا ڈیرا۔ وہ نقشہ اس نے اُلٹ دیا ہے
اسی کے دم سے مُوا ہے آتھم۔ اسی نے لیکھو کیا ہے بیدم
اسی کا دنیا مین آج پرچم۔ ہما کے بازو پہ اڑ رہا ہے
اسی کی تلوار خون چکان نے۔ کیا قصوری کو ٹکڑے ٹکڑے
یہ زلزلہ بار بار آکے۔ اسی کی تصدیق کر رہا ہے
جمایا طاعون نے ایسا ڈیرا۔ ستون اس کا نہ پہر اکھیڑا
دیا ہے خلقت کو وہ تریڑا کہ اپنی جان سے ہوئی خفا ہے
مقابلہ مین جو تیرے آیا۔ نہ خالی بچکر کبھی بھی لوٹا
عروج یہہ دیکھ کر مسیحا۔ جو تیرا حاسد ہے جل رہا ہے
خدا نے لاکھون نشان دکھائے۔ نہ پہر بھی ایمان لوگ لائے
عذاب کے منتظر ہین ہائے۔ نہین جو بدبختی تو یہ کیا ہے
صبا[1] تر اگر وہان گزر ہو۔ تو اتنا پیغام میرا دیجو
اگرچہ تکلیف ہوگی تجھ کو۔ پہ کام یہ بھی ثواب کا ہے
کہ اے مثیل مسیح و عیسیٰ۔ ہون سخت محتاج مین دعا کا
خدا تری ہے قبول کرنا۔ کہ تو اس اُمت کا ناخدا ہے
خدا سے میری یہ کر شفاعت۔ کہ علم و نور و ہدا کی دولت
کرم سے اپنے کرے عنایت۔ مجھے مری اتنی التجا ہے
رہ خدا مین یہ جان فدا ہو۔ دل عشق احمد مین مبتلا ہو
اسی پہ ہی میرا خاتمہ ہو۔ یہی میرے دل کا مدعا ہے
نہین ہے محمود فکر اس کا۔ کہ یہ اثر کس قدر کرے گا
سخن کہ جو دل سے ہے نکلتا[2]۔ وہ دل پہ ہی جاکے بیٹھتا ہے

[1] صبا بمعنے جذب دل [2] ترجمہ سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم بر دل

ریویو

جنٹلمین ڈائری مجلد۔ جس مین ہر دن کے واسطے ایک صفحہ علیحدہ رکھا گیا ہے اور ہر صفحے پر تاریخ عربی انگریزی ہندی بکرمی اور بدہی دیگئی ہے اور ہر صفحے کے سر پر عمدہ ضرب المثال لکھی گئی ہے۔ عمدہ چکنے کاغذ پر چھپی ہے اور ۸ر آنے کی قیمت مین بہائی دیا سنگھ اینڈ سنز بک مرچنٹ لوہاری گیٹ لاہور سے مل سکتی ہے۔

پھول۔ مصنفہ لالہ دیوی دیال صاحب پھولون کے اقسام اون کے لاطینی ہندوستانی اور انگریزی نامون کے بیان کرنے اور ہر ایک پھول کے متعلق موسم کاشت طریق کاشت اور عام کیفیت کے بیان کرنے مین مصنف نے نہایت محنت کے ساتھ ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جو کہ ۶۵۴ صفحے مین ختم ہوئی ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ سب سلسلہ تعلیم کی کتابون کے مطابق رکھا گیا ہے پھولون کو نقصان دینے والے موذی کیڑون کا اور اون سے بچنے کا اور آلات کا۔ گملون کے رکھنے کا۔ قلمین لگانے کا۔ کھاد و آبپاشی کا غرض ایک باغ کے متعلق تمام ضروری اور مُفید باتون کا اوس مین ذکر کیا گیا ہے۔ ہر ایک زمیندار اور باغ کے مالک کو اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا ضروری مفید ہوگا یہہ کتاب بقیمت ایک روپیہ امپیریل بک ڈپو سے مل سکتی ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

غلام محمد صاحب گلہ مہاران۔ رعیہ سیالکوٹ
نصر الدین ولد نور محمد صاحب۔ غزنی پور۔ ضلع گورداسپور
مختار احمد صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
مبارک الدین صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
کریم بخش صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
اللہ داد صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
عبد العزیز صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
رحمت بی بی 〃 〃 〃 〃 〃
احمد بی بی 〃 〃 〃 〃 〃
عائشہ بی بی 〃 〃 〃 〃

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۷ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۵ ۔ فروری ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ مَن ذَا الَّذِی ھُوَ اَسْعَدُ مِنْکَ

ترجمہ ۔ وہ کون ہے جو تجھ سے زیادہ سعادتمند ہے

۲ ۔ ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہیں رہے گا ۔

۱۵ فروری ۱۹۰۷ء ۳ ۔ وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ

ترجمہ ۔ ہر ایک چغل خور اور عیب گیر پر لعنت ہے ،

۱۸ فروری ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ کل الفتح بعدہٗ

ترجمہ ۔ سب فتح اس کے بعد ہے

۲ ۔ مظہر الحق والعلا ۔ کانّ اللہ نزل من السّماء

ترجمہ ۔ وہ حق اور غلبہ کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترے گا
یعنے ایک نشان ظاہر ہوگا ۔ جو تمام فتوحات کا مجموعہ ہوگا
اور اُس وقت حق ظاہر ہو جائے گا اور حق کا غلبہ ہوگا گویا
خدا آسمان سے اُترے گا ۔

۲۰ ۔ فروری ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ اِنّی مع الرسول اقوم و الوم من یلوم

ترجمہ ۔ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا ۔ اور اس کے ملامت کنندہ کو ملامت کروں گا

۲ ۔ پس پاشیدہ ہجوم

۳ ۔ (اڑھائی بجے بعد آدھی رات) افسوس ناک خبر آئی ہے ۔

فرمایا ۔ اس الہام پر ذہن کا انتقال بعض لاہور کے دوستوں کی طرف ہوا مگر یہ انتقال ذہن بعد بیداری ہوا ۔ الہام بھی شاید اس کے متعلق ہو ۔

۴ ۔ بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں ۔ فرمایا ۔ معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے ۔

ایہا الاحباب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ واسطے سہولت اور درستی کاغذات کے فارمہائے وصیت از سر نو چھپوائی گئی ہین لہذا نمبر چہارم کے تحت مین صرف مضمون یا خلاصہ مضمون وصیت کا جس حقیقت منقولہ یا غیر منقولہ کی نسبت موصی کو وصیت کرنے کی خواہش ہو وہ مضمون معہ تکمیل شہادت وُمہر یا انگوٹھے کے کروا کر روانہ فرماوے اور جس کو وصیت کرنا ہو ۔ وہ فارمہائے جدید کو طلب فرمادین اور جن جن احباب کے پاس یہ اطلاع معہ فارم وصیت کے پہونچے ۔ وہ دوسرے احباب کو مطلع فرمادین ۔

۲ عام ۔ روپیہ متعلق مقبرہ بہشتی حسب اقرار نامجات کے صرف بنام محاسب **صدر انجمن احمدیہ قادیان** روانہ ہو ۔ اور اگر دوسری رقم لنگر ۔ میگزین ۔ مدرسہ بھی اوس مین شامل ہو تو بھی بنام محاسب موصوف الصدر ہی ہو ۔ ہان کوپن مین تفصیل کا ہونا ضروری ہے تاکہ اوس کی تقسیم مین دقت واقع نہو ۔

۳ خاص ۔ احباب ازراہ عنایت اطلاع فرمادین کہ اس وقت تک متعلق اقرار نامجات الوصیت کے جنہون نے پوری تعمیل کی ہے ۔ مگر زر مرسلہ خلط کر کر روانہ کیا ہے جس سے معلوم نہین ہوتا ہے کہ طیاری پُل و مقبرہ مین کس قدر ہے اور ۱/۱۰ یا زیادہ متعلق وصیت کے کس قدر ہے یا کس کس قدر ماہوار روپیہ ان مدون مین روانہ فرمایا ہے دفتر مین اس کی سخت ضرورت واقع ہے تاکہ بزودی اجرائے سارٹیفکیٹ کیا جاوے اور تفصیل اپنی کل آمدنی کی اور جو صورت کمی بیشی آمدنی کی اگر واقع ہو اس کی بھی اطلاع وقتاً فوقتاً ہونی چاہیئے ۔ اور جن احباب پر بموجب اقرار نامہ وصیت کے بقایا ہو اس کا ادا ہونا ضروری ہے اور آئیندہ کو باقاعدہ روانہ کرنے کا التزام کرنا ضروری ۔ یا وجہ التوا و توقف سے اطلاع ہونی چاہیئے اور اقرار نامجات اور الوصایا مین اگر کوئی صاحب تغیر و تبدیل کرین تو بھی اس کی اطلاع ضروری ہے ۔

۴ خاص احباب ۔ وصایا غیر مکملہ کی نسبت پہلے سے احباب کو تکمیل کے لئے لکھا جا چکا ہے اور اب پھر ذریعہ تحریر ہذا کے تاکیداً عرض کیا جاتا ہے کہ نقصوں مندرجہ الوصایا کی جس کی اطلاع پہلے کی گئی تھی تکمیل فرمادین اور درصورت دیگر اطلاع ہونی چاہیئے ۔ تاکہ تکمیل کاغذات دفتر مین ہرج واقع نہو ۔ ضروری ہی ضروری ہے ۔

۵ عام ۔ یہ بھی ضروری اطلاع ہے کہ حسب حیثیت کے چندہ طیاری مقبرہ بہشتی و خرید اری اراضی و طیاری ایک پُل کی علیحدہ مد ہے ۔ اور رسالہ الوصیۃ کا روپیہ اور ترکہ کا ۱/۱۰ یہ علیحدہ مد ہے ۔ یہ دو مدین ہین ۔ لہذا ہر ایک دوست کو اطلاع کرنا ضروری ہے کہ علاوہ ۱/۱۰ حصہ الوصیت کے چندہ نمبر اول بھی حسب حیثیت ادا ہونا ضروری چاہیئے تاکہ اجرائے سارٹیفکیٹ مین دقت واقع نہ ہو ۔ اور طیاری پُل وغیرہ بھی کہ ائی جاوے سارٹیفکیٹ کے اجرا مین چندہ نمبر اول بہت ضروری ہے ۔

محمد احسن نائب ناظم مقبرہ بہشتی قادیان ۔

ڈائری

القول الطیبؒ

افغانستان مین تعصب

وقت ظہر - افغانستان کا ذکر تھا کہ اگر ہماری جماعت کے لوگ جو کہ اس جگہ ہین تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھین تو اُمید ہے کہ بہت فائدہ ہو فرمایا - اگر ایک شخص بھی تمہارے ذریعہ سے دین کو اچھی طرح سمجھ لے تو یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے - ملاں احمدؐ نور مہاجر نے عرض کیا کہ تبلیغ تو ہو سکتی ہے اور ہوتی ہے مگر کھلے طور پر کوئی نہین کر سکتا ورنہ حکومت سے سختی ہوتی ہے یہ جو امیر کابل صاحب کے متعلق ہندوستان کے اخبار تعریفین کر رہے ہین کہ وہ بالکل بے تعصب ہے - اس کی اس کیفیت خود ملک افغانستان مین [illegible] معلوم ہو سکتی ہے حضرت نے فرمایا یہ بات درست ہے اور اس کی مثال حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم کے حالات سے ظاہر ہے کہ جہاد کے انکار کے سبب اور مجھے مسیح ماننے کے سبب اُن کیساتھ کیسا بدسلوک کیا گیا - خیر - ہم خدا تعالیٰ پر امید رکھتے ہین کہ وہ ضرور کوئی نہ کوئی راہ پیدا کر دیگا جس سے اُن ممالک مین پوری تبلیغ ہوگی -

ولائیت کے واسطے ایک کتاب

۱۳- فروری سنہ ۱۹۰۷ء مولوی محمدؐ علی صاحب کو بلا کر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ ہم چاہتے ہین کہ یورپ امریکہ کے لوگون پر تبلیغ کا حق ادا کرنے کے واسطے ایک کتاب انگریزی زبان مین لکھی جاوے اور یہ آپکا کام ہے آجکل اُن ملکون مین جو اسلام نہین پھیلتا اور اگر کوئی مسلمان ہوتا بھی ہے تو وہ بہت کمزوری کی حالت مین رہتا ہے اس کا سبب یہی ہے کہ وہ لوگ اسلام کی اصل حقیقت سے واقف نہین ہین اور نہ اُن کے سامنے اصل حقیقت کو پیش کیا گیا ہے ان لوگون کا حق ہے کہ اون کو حقیقی اسلام دکھلایا جاوے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر ظاہر کیا ہے وہ امتیازی باتین جو کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ مین رکھی ہین وہ اُن پر ظاہر کرنی چاہئین - اور خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات کا سلسلہ ان کے سامنے پیش کرنا چاہیئے اور ان سب باتون کو جمع کیا جاوے جن کے ساتھ اسلام کی عزت اس زمانہ مین وابستہ ہے ان تمام دلائل کو ایک جگہ جمع کیا جاوے جو اسلام کی صداقت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ہمکو سمجھائے ہین اس طرح ایک جامع کتاب طیار ہو جاوے - تو اُمید ہے کہ اس سے ان لوگون کو بہت فائدہ حاصل ہو -

سُرعت الہام

۱۵- فروری سنہ ۱۹۰۷ء - ایک الہام کا ذکر تھا - فرمایا - یاد نہین - لیکن لکھا ہُوا ہے - پھر فرمایا - بعض دفعہ الہام آلہی ایسی سُرعت کے ساتھ ہوتا ہے - جیسا کہ ایک پرندہ پاس سے نکل جاتا ہے اور اگر اسی وقت لکھ نہ لیا جاوے یا اچھی طرح سے یاد نہ کر لیا جاوے تو بھول جانے کا خوف ہوتا ہے -

تفہیم الہام

آج کی وحی آلہی "وہ اس ہفتہ مین کوئی باقی نہ رہے گا" کے متعلق فرمایا کہ ابھی ٹھیک طور پر نہین کہہ سکتے کہ اس الہام مین ہفتہ سے کیا مراد ہے اور یہ کس کے متعلق ہے - حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا کہ بعض اس قسم کے الہامات کسی خاص مکان اور خاص زمانہ سے متعلق ہوتے ہین - فرمایا درُست ہے - دانیال کی کتاب مین صدہا سال کو ہفتہ کہا گیا ہے اور دنیا کی عمر بھی ایک ہفتہ بتلائی گئی ہے اس جگہ ہفتہ سے مراد سات ہزار سال ہین ایک دن ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف مین آیا ہے - ان یوماً عند ربک کالف سنة مما تعدون - تیرے رب کے نزدیک ایک دن تمہارے ہزار سال کے برابر ہے

آخر فنا

فرمایا - آخر ایک دن اس دنیا کا خاتمہ ہونیوالا ہے اور سب فنا ہو جائینگے اور اس فناء کا وقت دنیا کی عمر کے مطابق ساتوین ہزار سال کے بعد معلوم ہوتا ہے یہ گنتی ہم حضرت آدم سے کرتے ہین مگر اس سے یہ مراد نہین کہ اس سے پہلے انسان نہ تھا یا دنیا نہ تھی بلکہ ایک خاص مورث اعلیٰ سے اس گنتی کو لیا جاتا ہے جس کا نام آدم تھا جیسا کہ اول مین وہ آدم تھا - ایسا ہی آخر مین ایک آدم ہے حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اس دنیا کی عمر کے روز مین گویا عصر کا وقت تھا جب کہ وہ عصر کا وقت تھا تو خود اندازہ ہو سکتا ہے کہ اب کتنا وقت باقی ہوگا - انجیل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ اب دنیا کی عمر تھوڑی باقی ہے - حضرت مولوی نور الدین صاحب نے عرض کیا کہ اس قسم کے الفاظ جیسا کہ قیامت فناء وغیرہ ہین بعض جگہ کسی خاص قرن اور خاص قوم کے متعلق آتے ہین فرمایا یہ درُست ہے اور خدا تعالیٰ قدیم سے خالق چلا آتا ہے - لیکن اُس کی وحدت اس بات کو بھی چاہتی ہے کہ کسی وقت سب کو فنا کر دے - کل من علیھا فان سب جو اس پر ہین فنا ہو جانے والے ہین خواہ کوئی وقت ہو ہم نہین کہہ سکتے کہ وہ وقت کب آئیگا - مگر ایسا وقت ضرور آنیوالا ہے یہ اس کے آگے ایک کرشمہ قدرت ہے - وہ چاہے پھر خلق جدید کر سکتا ہے تمام آسمانی کتابون سے ظاہر ہے کہ ایسا وقت ضرور آنیوالا ہے -

عجائب قدرت

خدا کی قدرت کا خیال کیا جاوے تو یہ بات مستبعد اور قابل تجویز نہین رہی - زلزلہ کا ایک دھکہ لگتا ہے - تو شہر کے شہر ویران ہو جاتے ہین اس سے خدا تعالیٰ کی قدرتون کا اظہار ہوتا ہے - جب امن کا زمانہ ہوتا ہے تو لوگون کو منطق یا ذاتی اور باتین بناتے ہین لیکن جب خدا تعالیٰ ایک ہاتھ دکھاتا ہے تو تمام فلسفہ بھول جاتا ہے (ڈاکٹر میر محمد اسماعیل ذکر کرتے ہین کہ ۴- اپریل سنہ ۱۹۰۵ء والے زلزلہ مین ان کے کالج کا ایک ہندو لڑکا دہریہ بے ساختہ رام رام بول اُٹھا جب زلزلہ تھم گیا تو پھر کہنے لگا کہ مجھ سے غلطی ہوئی تھی - غرض ایسے لوگ درست نہین ہوتے جب تک کہ اللہ تعالیٰ عجوبہ قدرت نہ دکھلائے - وہ ہر چیز پر قادر ہے اور جب تک کہ ایسا نہ ہو توحید قائم نہین ہوتی -

طاعونی موت

ذکر آیا کہ بعض مخالف کہتے ہین کہ طاعون کوئی عذاب آلہی نہین بلکہ یہ تو ایک شہادت ہے - فرمایا - شہادت تو مومن کیواسطے ہوتی ہے جو پہلے ہی سے خدا تعالیٰ کے راہ مین اپنے نفس کو قربانی کر چکا ہوتا ہے - اس کی موت ہر حالت مین شہادت ہے لیکن یہ ایک عام قانون بنانا کہ ہر ایک شخص جو طاعون سے مرتا ہے وہ شہید ہے - تو پھر کیا چوہڑے - چمار - ہندو - آریہ - عیسائی - دہریہ - بُت پرست جو ہزارہا طاعون سے مرے ہین وہ سب درجہ شہادت کو حاصل کر رہے ہین - سید عبد الحی عرب نے مولوی ثناء اللہ کو کہا تھا کہ امرتسر کا رسل بابا طاعون کے عذاب سے ہلاک ہوا ہے تو ثناء اللہ نے کہا کہ وہ شہادت کی موت مرا ہے تو عرب صاحب نے کہا پھر خوب ہے - مین دعا کرتا ہون کہ خدا آپ کو بھی اس قسم کی شہادت کی موت دے - غرض شہادت نفس طاعونی موت مین شامل نہین ہے بلکہ شہادت کا درجہ تو ان مومنون کے واسطے ہے جو اپنی زندگی مین اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے راہ مین وقف کر چکے ہین - طاعونی عذاب حضرت موسیٰ کے زمانہ مین بھی ان کے مخالفون پر پڑا تھا اور پھر حضرت عیسےٰ کے بعد بھی یہ عذاب ان کے مخالفون پر وارد ہوا تھا اور اب بھی خدا تعالیٰ نے بطور نشان کے یہ عذاب نازل فرمایا ہے -

آدم والا بہشت

ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا کہ بہشت مین جو لوگ داخل ہون گے وہ لوگ نکالے نہین جاوینگے - تو پھر آدم

اور حوا کیوں نکالے گئے تھے۔ حضرت نے فرمایا کہ آدم جس بہشت میں سے نکالا گیا تھا وہ زمین پر ہی تھا بلکہ توریت میں ان کے حدود بھی بیان کئے گئے ہیں۔ نصوص قرآنیہ سے یہی ثابت ہے کہ انسان کے رہنے اور مرنے کے واسطے یہی زمین ہے جو شخص اس کے برخلاف کچھ مذہب رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے کلام کی بے ادبی کرتا ہے۔

گوجرانوالہ کی جلسہ میں حضرت کیوں نہیں جاسکتے

منیجر گوروکل گوجرانوالہ کا پھر ایک خط حضرت کے نام آیا کہ آپ جلسہ مذاہب میں ضرور شامل ہوں۔ سب کے واسطے نصف گھنٹہ مقرر کیا ہے اور ایسا ہی آپ کے واسطے بھی نصف گھنٹہ مقرر ہے اور ایک عالم کیواسطے یہ وقت کافی ہے اس کا جواب بحکم حضرت مفصلہ ذیل لکھا گیا ہے:۔

جناب منیجر صاحب گوروکل۔ گوجرانوالہ

تسلیم۔ آپ کا دوسرا خط حضرت کی خدمت میں پہونچا۔ جس میں آپ نے ظاہر کیا ہے کہ آپ نصف گھنٹہ سے زیادہ وقت نہیں دے سکتے اور کہ ایک عالم کے واسطے یہ سبب اس کے علم کے اتنا وقت کافی ہے۔ بجواب گذارش ہے کہ حضرت فرماتے ہیں۔ کہ اہم مذہبی اُمور پر گفتگو کرنے کیواسطے اتنا تھوڑا وقت کسی صورت میں کافی نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے ہم ایسی مجلس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ اگر آپ کم از کم تین گھنٹہ کا وقت ہمارے مضمون کیواسطے رکھتے تو ممکن تھا کہ ہم خود جاتے یا اپنا کوئی فاضل دوست اپنا مضمون دیکر بھیجدیتے ہم کسی طرح سمجھ ہی نہیں سکتے کہ ایسے مضامین عالیہ میں صرف آدھ گھنٹہ کی تقریر کافی ہے۔ ہم رُسوم کے پابند نہیں بلکہ ہم پابند احقاق حق ہیں۔ باقی آپکا یہ فرمانا کہ بڑے عالم کیواسطے نصف گھنٹہ کافی ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ یہ بات کیوں کر آپ درست قرار دیتے ہیں جبکہ آپ کے وید مقدس کے لکھنے والوں نے اپنی باتوں کو ختم نہ کیا۔ جب تک کہ وہ ایک گدہے کے بوجھ جیسے بہا برنہ ہو گئے۔ تو پھر آپ ہم سے یہ اُمید کیونکر رکھتے ہیں ایک نکتہ معرفت کا قبل از تکمیل گلا گھونٹنا درحقیقت سچائی کا خون کرنا ہے۔ جس کو کوئی راستباز پسند نہیں کریگا اگر علم اور فضل کا معیار حد درجہ کے اختصار اور تھوڑے وقت میں ہوتا تو چاہیئے تھا کہ وید صرف چند سطروں میں ختم ہو جاتا۔ مجھے افسوس ہے کہ اس تھوڑے وقت نے مجھے اس اشتراک سے محروم رکھا کیا خدا تعالیٰ کی ذات صفات کی نسبت کچھ بیان کرتا اور پھر رُوح اور مادہ میں جو کچھ فلاسفی مخفی ہے اُس کو کہو ن آدھ گھنٹہ کا کام ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ یہ لفظ ہی سوء ادب میں داخل ہے جن لوگوں کو محض شراکت کا فخر حاصل کرنا مقصود ہے وہ جو چاہیں کریں مگر ایک محقق ناتمام تقریر پر خوش نہیں ہو سکتا۔ سچائی کو ناتمام چھوڑنا ایسا ہے جیسا کہ بچہ اپنے پورے دنوں سے پہلے پیٹ سے ساقط ہو جاوے۔ آئندہ آپ کا اختیار ہے۔

خادم مسیح موعودؑ
محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ ۱۷ فروری ۱۹۰۷ء

المفتی

---

۴۳ قرض پر زکوۃ۔ ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ جو روپیہ کسی شخص نے کسی کو قرضہ دیا ہوا ہے کیا اس پر اس کو زکوۃ دینی لازم ہے۔ فرمایا۔ نہیں۔

۴۴ اعتکاف۔ ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ جب آدمی اعتکاف میں ہو تو اپنے دنیوی کاروبار کے متعلق بات کر سکتا ہے یا نہیں فرمایا سخت ضرورت کے سبب کر سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کے لئے اور حوائج ضروری کے واسطے باہر جا سکتا ہے۔

۴۵ مفقود الخبر۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خدمت میں ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ مفقود الخبر کی زوجہ کتنی مدت انتظار کرے۔ فرمایا۔ چار سال تک اگر کوئی خبر نہ ملے اور کچھ پتہ نہ لگے۔ تو اوس کو مردہ کی مانند سمجھنا چاہیئے اور اس کے بعد عدت کے ایام گذارنے چاہئیں اگر بعد میں وہ شخص آجاوے تو اس کا کوئی حق نہیں

۴۶ تبرک۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ پانی میں دم کرانا اور تبرک لینا جائز ہے۔ فرمایا کہ سنت سے ثابت ہے مگر کسی صالح سے تبرک لینا چاہیئے ایسا نہو جیسا مسیلمہ کذاب کا تبرک ہوتا تھا کہ جہاں ہاتھ ڈالتا تھا وہ پانی بھی خشک ہو جاتا تھا۔

بدر خواتین

تعلیم نسوان اور مسلمان

زمانہ نام ہے میرا تو میں تم کو بتا دوں گا
کہ جو تعلیم سے بھاگینگے نام ان کا مٹا دونگا

میں ان بزرگوں اور بھائیوں سے مودبانہ التجا کرتی ہوں کہ جو بے زبان فرقہ اناث کو تعلیم دلوانے کے مخالف ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں۔ کہ فرقہ اناث نے آپ کا کونسا اتنا بڑا قصور کیا ہے کہ جس کے بدلہ میں اون کو علم جیسی بے بہا نعمت سے محروم رکھا جاتا ہے؟ ہمارے بزرگو اور بھائیو! زمانہ توڈنکے کی چوٹ پکار کر رہا ہے کہ تعلیم نسوان کا دَور ہے اور تعلیم پھیلا کر چھوڑ دونگا۔ ہند کی اور سب قوموں نے اس بات کو مان لیا ہے اور تعلیم نسوان کا کام بڑے زور سے شروع کر دیا ہے مگر آپ لوگ یہی چاہتے ہیں کہ اون کو گائے اور بھینس سے زیادہ رتبہ نہ دیا جاوے۔ ایسا نہ ہو کہ تعلیم پاکر خدا اور خدا کی خدائی کو پہچاننے لگیں۔ ایک طرف یہ حال ہے اور دوسری طرف ہمارے تعلیمیافتہ بھائی کبھی بے علم عورتوں کو پسند نہیں کرتے جہاں کہیں کسی لڑکی کے عقد کی بابت گفتگو شروع ہوتی ہے۔ تو پہلے یہی سوال ہوتا ہے کہ لڑکی پڑھی لکھی بھی ہے۔ جو والدین اپنی لڑکیوں کو تعلیم نہیں دلواتے وہ یہ یاد رکھیں کہ اون کو تعلیم یافتہ داماد ملنے ناممکن ہیں۔ میری ناقص عقل میں نہیں آتا کہ آپ لوگ اس سروپا ہدایت یافتہ فرقہ کو تعلیم دلوانے کے کیوں مخالف ہیں۔ آپنے بارہا پڑھا ہوگا۔ کہ ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ رضؓ کیسی عالمہ اور فاضلہ تھیں اگر مستورات کو تعلیم دلوانا کسی صورت میں بھی مضر ہوتا۔ تو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فوراً بند کر دیتے۔ ایسا ہی حضرت بی بی فاطمہ رضؓ خاتون جنت اور بہت سے صحابہ کرام کی بیویاں پڑھی ہوئی تھیں۔ تو پھر آپ کیوں تعلیم نسوان کے مخالف ہیں۔ انشاء اللہ کسی دوسرے مضمون میں بزرگان سلف کے اقوال علم کی تائید میں لکھونگی۔ تو پھر کیا یہ علم مردوں کے واسطے ہی ہے۔ حالانکہ اون کو واعظوں اور جلسوں میں شامل ہو کر زنگار دل دھونے کا بارہا موقع مل جاتا ہے میں یہ نہیں چاہتی کہ عورتیں بھی انگریزی پڑھیں اور اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کر کے ڈگریاں لیں۔ بلکہ میں اس بات کی مخالف ہوں میری ناقص عقل تو اس بے زبان فرقہ کو یہاں تک تعلیم دلانی کی آپ صاحبان کی خدمت میں سفارش کرتی ہوں جس سے اون کو اپنے عزیز و اقربا سے خط و کتابت کرنے اور گھر کا حساب و کتاب آپ کی سہولت کے لئے رکھنے اور اپنے مذہبی احکام سے واقف ہونے اور مسیح الدجال کی چال بازیوں سے بچنے اور اولاد کو احسن طور پر پرورش کرنے کی سمجھ آجاوے۔ آئندہ اختیار بدست مختار

اخیر پر میں سب احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتی ہوں کہ پیاری ہمشیرہ و مکرمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب کا مضمون جو ۱۴ جنوری ۱۹۰۷ء

حضرت مسیح موعودؑ کا خط بنام شیخ محمد چٹو

صاحب لاہوری

بعد دعا کے واضح ہو کہ بدر کے اخبار مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء نمبر ۴ مین جو میری طرف سے آپ کی طرف ایک مضمون چھپا تھا اس کے جواب مین کسی شخص نے اخبار مورخہ ۲۴ جنوری کو ایک مضمون طبع کرا کر اور رجسٹری کرا کر میری طرف بھیجا ہے اور اخیر پر آپکا نام لکھدیا ہے گویا اس تحریر کے آپ ہی راقم ہین اور اوس مین مجھے مخاطب کر کے یہ اعتراض کیا ہے کہ کس طرح سمجھا جاوے کہ یہ آپ کی طرف سے مضمون ہے۔ اس پر آپکے دستخط نہین اور قرآن شریف مین ہے کہ اگر کوئی فاسق یعنے بدکار خبر دیوے تو تحقیق کر لینا چاہیئے کہ وہ خبر صحیح ہے یا نہین اور اس فقرہ سے کاتب مضمون نے میرے دوست عزیز القدر مفتی محمد صادق ایڈیٹر اخبار کو جو ایک صالح اور متقی آدمی ہین۔ فاسق اور بدکار آدمی قرار دیا ہے۔ مین باور نہین کر سکتا کہ ایسی ناپاک تہمت کا لفظ جس کے رُو سے خود ایسا انسان فاسق ٹھہرتا ہے۔ آپکے مُونہہ سے نکلا ہو اور ہر ایک اہل علم کو معلوم ہے کہ شریعت اسلام کا یہ فتویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو کافر یا فاسق کہے اور وہ اس لفظ کا مستحق نہو تو وہ کفر اور فسق اسی شخص کی طرف لوٹ آتا ہے اور گورنمنٹ انگریزی کے قانون کے رُو سے بھی کسی کو فاسق یا بدکار کہنا ایسے صاف طور پر جرم ازالہ حیثیت عرفی مین داخل ہے کہ ایسا شریر انسان ایک ہی پیشی مین جیلخانہ دیکھہ لیتا ہے پس کچھہ شک نہین کہ اگر مفتی صاحب عدالت مین اس ازالہ حیثیت عرفی کی نسبت نالش کرین تو ایسا بدقسمت اور جاہل انسان جس نے اون کی نسبت یہ ناپاک لفظ بولا ہے۔ فوجداری جرم مین بے چُون وچرا سزا پا سکتا ہے مگر آپ پر مین نیک ظن کرتا ہون۔ مجھے امید نہین اور ہرگز اُمید نہین کہ ایسا لفظ آپکے مونہہ سے نکلا ہو چونکہ آپ محض ناخواندہ ہین اور بوجہ ناخواندہ ہونے کے اخبارون اور رسالون کو پڑھ نہین سکتے اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ اس نالائق حرکت سے بری ہین بلکہ کسی خبیث اور ناپاک طبع اور نہایت درجہ کے بدفطرت کا یہ کام ہے۔ کہ بغیر تفتیش کے نیکون اور متقیون کا نام بدکار اور فاسق کہتا ہے مین امید رکھتا ہون کہ آپ مجھے براہ مہربانی اطلاع دینگے کہ کس پلید طبع اور بدفطرت کے مونہہ سے یہ کلمہ نکلا ہے تا اگر مفتی صاحب چاہین تو عدالت مین چارہ جوئی کرین کیونکہ بدکار اور فاسق ہونے کیحالت مین ان کے اخبار کی بدنامی ہے اور وہ علاوہ سزا دلانے کے دیوانی نالش سے اپنا ہرجہ بھی لے سکتے ہین اور ایسی تحریر جس مین ایسے گندے اور ناپاک الفاظ ہین۔ مین کسی طرح آپ کیطرف منسوب کر ہی نہین سکتا آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ اگر آپ ایسے ناپاک طبع کے نام سے اطلاع دینگے۔ آئندہ اگر آپ کچھہ لکھنا چاہین تو اس حالت مین اعتبار کیا جاوے گا جبکہ اس تحریر پر آپکے دستخط ہون گے اور دو معزز گواہوں کے بھی دستخط ہون گے۔ مجھے خیال آتا ہے کہ شاید آپکے کسی ناپاک طبع پوشیدہ دشمن نے آپ کی طرف سے ظاہر کرنے کیلئے خود یہہ لفظ بدکار اور فاسق کا لکھہ دیا ہے اور محض چالاکی سے آپ کی طرف اس ناپاک اور گندے لفظ کو منسوب کر دیا ہے۔ تا آپ کو اس پیرانہ سالی کی عمر مین کسی سخت سزا مین پھنساوے۔ براہ مہربانی جلد اس کا جواب دین۔

مین ہون آپ کا دلی خیر خواہ

مرزا غلام احمد مسیح موعود

یاد رہے کہ مین نے اپنے ہاتھ سے یہ چند سطرین لکھ کر اخبار مین چھپوائی ہین اور اسی غرض سے یہ تحریر دستخطی اپنی آپ کی خدمت مین بھیجتا ہون آپ بھی جو کچھہ میرے جواب مین چھپوا دین اصل پرچہ دستخطی اپنا جس پر دو گواہون کی شہادت ہو اور آپکے دستخط ہون ساتھہ بھیجدین۔

مرزا غلام احمد مسیح موعود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشتہار واجب الاظہار

جملہ ناظرین با تمکین کی خدمت مین اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمنے انسپکٹر صاحب بہادر حلقہ امرتسر کی منظوری خاص کے بعد ان تمام طلباء کیلئے جو پنجم پرائمری تک ہمارے سکول مین

تعلیم پاتے ہین فیس بالکل معاف کر دی ہے خواہ وہ امیر ہون یا غریب۔ کاشتکار ہون یا غیر کاشتکار۔ ہندو یا مسلمان۔ پس وہ تمام صاحبان جو دینی اور دنیوی مروجہ تعلیم اپنے بچون کو دلانا چاہتے ہین وہ اس موقع اور معافی فیس کو غنیمت سمجھین اور ہمارے سکول مین بچون کو مفت تعلیم دلادین۔

(۲) یاد رہے کہ ہمارا سکول افسران سررشتہ تعلیم پنجاب کے مُعائنہ اور نگرانی کے نیچے ہے اور رکگنائیزڈ یعنی منظور ہو جانے کی وجہ سے مدرسہ ہذا کو وہ تمام حقوق حاصل ہین جو دوسرے سرکاری مدارس کو حاصل ہین اس مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان مین وہی کتابین پڑھائی جاتی ہین۔ جو سرکاری سکولون مین مروج ہین اس لئے جن ہوشیار لڑکون کو وہان سرکاری وظیفہ ملتا ہے وہ یہان بھی ملسکتا ہے اور یہان بھی تعلیم خدا کے فضل سے اچھی ہوتی ہے جیسا کہ نتائج امتحان سے ظاہر ہے۔

(۳) ہندو طالب علمون کو صرف مروجہ تعلیم دی جاتی ہے۔ مذہبی تعلیم صرف مسلمان بچون کے لئے مخصوص ہے

۴- بیرونجات کے طلباء کے لئے سامان رہائش یعنی مکان۔ صندوق اور چارپائی وغیرہ کا کافی انتظام کیا گیا ہے چند بیرونی ہندو طلباء کے آنے پر بھی بورڈنگ ہوس کا انتظام ہو سکتا ہے ناظرین مزید دریافت طلب امور کے متعلق راقم سے خط وکتابت کر سکتے ہین۔

نوٹ۔ اُن طلبا کیلئے جو ورنیکلر مدارس سے اپر پرائمری کا امتحان پاس کر کے آتے ہین ایک سپیشل کلاس انگریزی کی تعلیم کے لئے کھولی گئی ہے اس جماعت کے طلباء سے بھی کوئی فیس نہین لی جاتی۔

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ ۱۳ فروری ۱۹۰۷ء

شکریہ

گذشتہ پرچہ بدر مین بھائی جان عبدالعزیز دہلوی کا جو مضمون سعد اللہ لودیانوی کے متعلق نکلا تھا۔ اس کو حضرت مولوی نور الدین صاحب نے بہت پسند فرمایا ہے اور حکمدیا ہے۔ کہ مضمون نویس کا ان کی طرف سے شکریہ ادا کیا جاوے۔

بدرِ منوّر

مورخہ ۷ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۲ فروری ۷ء

درس قرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱- الکوثر النھر فی الجنة - والخیر الکثیر ولاشک ان النھر من الخیر الکثیر ومن الخیر الکثیر الذی اعطی نبینا - خاتم النبین رسول رب العالمین - شفیع المذنبین صلے اللہ علیه واله اجمعین

۲- کثرة الاسماء الحسنیٰ للہ سبحانه فما تریٰ فی شیٔ من الکتاب المنسوبة الی اللہ سبحانه مثل ما تریٰ من الاسماء فی الکتاب المنزل علیه صلے اللہ علیه وسلم وعلے الخیر الکثیر کثرة المحامد للہ تعالےٰ - فھل تری من احد من المسلمین یمد صوته وینادی ویکبر باللہ اکبر علے المنارات والمرتفعات - وھل یمکن لفظ اکبر من اللہ اکبر وما تری فی الاسلام ادعیة الاکل والشرب والجماع والنوم والتقلیب فی النوم والانتباہ منه والدخول فی المساجد والقیام والجلوس والخروج منھا والذھاب الی السوق والایاب منھا والسفر والحضر و ادعیة الباساء والضرّاء وحین الباس و رکوب الدابات والحاجات والکرب والالم والحزن والفتن -

ومحامد اللہ سبحانه وتعالیٰ فی ابتداء الکتاب والخطب والرسائل وختامھا - و منھا قال صلے اللہ علیه وسلم ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ ربّ العالمین ومن الخیر الکثیر کثرة وعظ التوحید و نفی الشرک - ارأیت ھذا البیان فی کتاب او دیوان - انظر کلمة التوحید لا اله الا اللہ فھل البقی فی قلب احد من المؤمنین بھا ان یشرک احداً فی النیة والقصد وان

کوثر جنت کی ایک نہر کا نام ہے اور کوثر خیرِ کثیر کو کہتے ہین اور اس مین کوئی شک نہین کہ وہ نہر بھی خیرِ کثیر مین سے ہے اور خیرِ کثیر مین وہ بہت سی باتین شامل ہین جو ہمارے نبی کریم - خاتم النبین - رَبّ العالمین کے رُسول اور گناہ گارون کے شفیع کو اللہ تعالےٰ نے عطا فرمائی ہین -

اس خیر کثیر مین سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سبحانہ کے اسمائے حُسنیٰ جس قدر قرآن شریف مین ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی آلہی بتلائے گئے ہین - ان کی مثال کسی آسمانی کتاب مین نہین پائی جاتی اور اسی خیر کثیر مین سے وہ محامد آلہی ہین جو دین اسلام کے ذریعہ سے دنیا پر پھیلائے جارہے ہین - کیا آپ دیکھتے ہین کہ کس طرح سے مسلمان آواز بلند کے ساتھ بلند منارون اور اونچی جگہون پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بڑائی کرتے ہین اور اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہین - کیا اللہ اکبر سے بڑھ کر کوئی بڑا لفظ خدا تعالیٰ کی کبریائی کے واسطے تمہین معلوم ہے - کیا آپ نہین دیکھتے کہ اسلام مین اللہ تعالیٰ کی تعریف اور تسبیح سے بھری ہوئی کس قدر دُعائین ہر ایک موقع پر کی جاتی ہین - کھانے کے وقت کی دعائین اور پینے کے وقت کی دعائین اور سو کر اُٹھنے کے وقت کی دعائین اور مسجد مین داخل ہونے کی دُعا اور مسجد سے نکلنے کے وقت کی دعا اور کھڑا ہونے کے وقت کی دعا اور بیٹھنے کے وقت کی دعا اور بازار کو جانے کی دُعا اور بازار سے لوٹنے کی دُعا اور ایسا ہی سفر کی دعائین اور حضر کی دعائین اور دُکھہ درد کے وقت کی دعائین اور جنگ کے وقت کی دُعائین اور چارپائی پر لیٹنے کے وقت کی دعائین اور حاجت کے وقت کی دُعا اور تکلیف اور غم اور حزن اور فتنون کے وقت کی دعائین غرض اسلام مین ہر وقت انسان اپنے ربّ کی حمد اور تسبیح مین مصروف ہے اور کسیوقت بھی اس کی تعریف سے غافل نہین - یہ ایک خیر کثیر ہے - جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی عطاء ہوئی ہے -

پھر دیکھو کہ اسلامی لٹریچر مین ہر ایک کتاب کا ابتداء اور انتہا اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف سے ہوتا ہے - اور ہر ایک خطبہ اور ہر ایک رسالہ خدا کے نام کی تعریف سے شروع کیا جاتا ہے اور خدا کی تعریف کے ساتھ ہی ختم کیا جاتا ہے اور یہ بھی کوثر کا نتیجہ ہے - جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو ربّ العالمین ہے اور یہ خیر کثیر مین سے ہے - کہ اسلام مین اس کثرت کے ساتھ توحید کا وعظ کیا جاتا ہے اور شرک کی نفی پر تقریرین کی جاتی ہین - کیا تو نے ایسا کوئی بیان کسی کتاب یا کسی دیوان مین دیکھا ہے -

پھر کلمۂ توحید کو دیکھو - لا الہ الا اللہ - کوئی معبود قابل پرستش اللہ کے سوائے نہین - کیا اس کلمہ کے بعد کسی مومن کے دل مین کوئی شرک باقی رہ جاتا ہے - کیا اوس کی نیّت اور قصد کے درمیان کوئی ایسی بات باقی رہ جاتی ہے - کہ وہ اللہ تعالےٰ کے سوائے کسی دوسرے کو پکارے

دیکھو اگلے صفحے پر -

وان یدعوا احداً من دون الله وان یطیع احداً بدون امره وان یتخذ احداً من دون الله رباً سواه ولوکان من الاحبار والرهبان ای العباد والعلماء فی معصیة الله و هل یمکن من احد ان یومن بها ان یحب الخلق کحب الله فلا یرجوا المومن بها من احد ۔ ولا یخاف من احد ۔ فلا یعتقد فی احد ان له العلم التام والتصرف التام او لاحد سوی الله عبادة ما فضلاً عن السجدة ۔ والحج والقرابین فلا یستغفر الا الله ولا یتوب الا الیه ۔

ولا یعتقد احد انه الخالق لشئ کخلق الله او احد یحیی او یمیت کاحیاء الله واماتة الله ولا یسوی بین الخالق والخلق ابداً ۔ ومن الخیر الکثیر الذی اعطاه الله تطهیره صلی الله ذیول الانبیاء وساحتهم عن التهم والافتراءات علیهم

انظر حال الیهود بالنسبة الی الصدیقة المریم وقوله تعالی بکفرهم وقولهم علی مریم بهتاناً عظیماً وقولهم فی عیسیٰ علیه السلام ۔ وقوله تعالی ومطهرك من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیامة ۔ و قولهم مع النصاریٰ فی داؤد و سلیمان علیهم السلام وقوله تعالی واذکر عبدنا داؤد ..... الخ وقوله تعالی وما کفر سلیمان ۔

اور اس کے حکم کے سوائے کسی دوسرے کی اطاعت پر قدم مارے ۔ اور اس کے سوائے کسی دوسرے کو اپنا ربّ بنائے ۔ خواہ کوئی اور کیسا ہی عالم فاضل ہو اور زاہد ہو ۔ کیا وہ اپنے رب کو چھوڑ کر اور ان کے پیچھے پڑ کر معصیت مین گر سکتا ہے ۔ کیا ممکن ہے کہ کوئی شخص اس کلمہ توحید پر ایمان رکھتا ہو اور پھر خلقت کے ساتھ ایسی محبت کرے ۔ جیسی کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کرنی چاہئے ۔ پس مومن اس کلمہ کو اپنے پاس رکھ کر اور اس پر ایمان لاکر نہ غیر اللہ سے کوئی امید رکھتا ہے اور نہ غیر اللہ سے اس کو کچھ خوف باقی رہ جاتا ہے ۔ پس مومن کبھی یہ عقیدہ نہین رکھ سکتا کہ اللہ تعالےٰ کے سوائے کسی دوسرے کو علم تام ہے یا کسی اور کے ہاتھ مین تصرف تام ہے یا اللہ تعالےٰ کے سوائے کوئی کسی قسم کی بھی عبادت کے لائق ہے ۔ چہ جائیکہ کسی غیر کے آگے سجدہ کیا جاوے یا اوس کے واسطے حج کیا جاوے یا اوس کیلئے قربانی کیجائے پس مومن اللہ کے سوائے کسی سے استغفار نہین کرتا اور اس کے سوائے کسی کے آگے اپنی گناہوں سے توبہ نہین کرتا ۔

اور مومن کبھی ایسا عقیدہ نہین رکھ سکتا کہ کوئی اللہ کے خلق کی طرح کسی چیز کا خلق کر سکتا ہے یا اللہ کے مارنے اور جلانے کی طرح کوئی کسی کو مار یا جلا سکتا ہے ۔ غرض مومن خالق اور مخلوق کو کبھی برابر نہین ٹھہراتا ۔ اور خیر کثیر مین یہ بات بھی شامل ہے ۔ جو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے کہ آپ نے (صلے اللہ علیہ وسلم) تمام مقربان الٰہی کا دامن اون تہمتوں اور افتراؤں سے پاک کیا ۔ جو کہ ان پر ان کے مخالف یا موافق لگاتے تھے ۔

یہود کی طرف دیکھو کہ مریم صدیقہ کی نسبت کیا الفاظ بولتے ہین ۔ خود قرآن شریف سے ظاہر ہے ۔ جس مین خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اونہون نے مریم پر بڑا بہتان باندھنے کا کفر کیا ۔

اور ایسا ہی یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی اتہام باندھے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ مین کفار کی باتون سے تیری تطہیر کرنے والا ہون اور تیرے متبعین کو تیرے منکرین پر قیامت تک غلبہ دونگا ۔ اور ایسا ہی ان کا اور عیسائیون کا قول حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کے حق مین تہمت اور افترا کا تھا اور خدا تعالےٰ نے ہر دو کا دامن اپنی پاک کتاب مین پاک کیا اور داؤد کو اپنا بندہ فرمایا ۔ اور سلیمان کے حق مین فرمایا کہ اوس نے کوئی کفر نہین کیا تھا

چونکہ اس جگہ بہت سے موقعون کی دعاؤن کا ذکر ہوا ہے ۔ جن سے عام لوگ واقف نہین ہوتے ۔ اس واسطے چند دعائین بمعہ ترجمہ اس جگہ درج کی جاتی ہین ۔

مسجد مین داخل ہونے کیوقت کی دعا ۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

ساتھ نام اللہ کے اور درود اور سلام اوپر رسول اللہ کے اے میرے رب بخش ۔ میرے گناہ اور کھول میرے پر اپنی رحمت کے دروازے ۔

مسجد مین سے نکلنے کیوقت کی دعا ۔ بسم الله والصلوٰة والسلام علی رسول الله رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك

شروع اللہ کے نام سے اور درود اور سلام اللہ کے رسول پر ۔ اے میرے رب بخش میرے سب گناہ اور کھول میرے واسطے فضل کے دروازے ۔

سوتے کے وقت کی دعا ۔ اللهم اسلمت نفسی الیك ووجهت وجهی الیك وفوضت امری الیك والجات ظهری الیك رغبةً ورهبةً الیك لا ملجاء ولا منجاء منك الا الیك امنت بکتابك الذی انزلت ونبیك الذی ارسلت

اے اللہ تابع کیا مین نے اپنی جان کو تیری طرف اور پھیرا مین نے اپنا منہ تیری طرف اور سونپا اپنا کام تیری طرف اور پکڑی اپنی پیٹھ کی تیری طرف امید اور ڈر سے تیری طرف نہین کوئی پناہ اور نجات کی جگہ تجھ سے مگر تیری طرف ایمان لایا ۔ مین اس کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا ۔

جاگو! جاگو!! خالصہ نیند نہ کرو پیار

سورن سنگھ کمار تت خالصہ برہمچاری کا کھلا چٹھا

سکھوں کے نام

کون کہتا ہے کہ ہم تم مین جدائی ہو گی
یہ ادائی کسی دشمن نے اوڑائی ہو گی

پیارے مترو! ایک طرف تو ہم قلت عمر کے شاکی ہین کہ ہماری عمر کے دن بہت تھوڑے ہین مگر دوسری طرف جو وقت ہے اُس مین ہم ایسی ایسی بے باکیان کر رہے ہین کہ گویا ہماری عمر کا کہین خاتمہ ہی نہین - اے پیارے پرمیشور ہمین لالچ اور خودغرضی کی قید سے نکالکر نیک کامون کے کرنی کی خواہش اور توفیق دو - جیسی کہ آپنے ہمین عقل کی روشنی عطا کی ہے - ویسے ہی ہمارے دلون کو بھی اپنی پاکیزگی اور پریم کے نور سے منور کر دو - پاپ کے دکھ سے چھٹکارا دے کر اپنا خوف ہمارے دلون مین ڈالدو - تاکہ پھر گناہ نہ کرسکین بددیانتی حسد - ظلم - کینہ - جھوٹ - ریاکاری - غرور اور کل ناپاک کامون سے بچاکر ہمین عقل علم حلم اور حیا عطا کرو - پیارے ہری اپنے پاک نام کے ورد کا ایسا مزہ چکھا دو - کہ پھر جیتے جی آپ کو نہ بھول سکین -

شانتی! شانتی!! شانتی!!!

پیارے خالصہ جی! آج کل آپ اپنے آدگرو بادا نانک جی کی صدہا باتون مین مخالف ہو رہے ہین مثلاً شراب بھنگ پینا اور کیس وغیرہ رکھنا اور اپنے نام کے ساتھ سنگھ کا لفظ خواہ مخواہ بڑھا دیا - گورو نانک و انگد کو نانک سنگھ و انگد سنگھ نہین کہا گیا - پھر باواجی کے پیارے چیلے کیون سنگھ بنین - پیارے خالصہ جی وہ آدگرو جس نے آپ کی بہتری و بہبودی کے لئے پانی کی جگہ خون بہا دیا - اپنے بیگانے کرلئے - جو پیارے تھے وہ سخت خطرناک دشمن بن گئے - آخر ایسے دہرم آتما کو دیوانے اور باولے کے نام سے موسوم کیا گیا - کیا خالصہ جی وہ دردناک شبد وہ دردناک بانی وہ پتھر دل کو موم کرنے والا سین کیا آپ بھول گئے ہین - آہ! خالصہ جی گرنتھ کے اس شلوک کو وچار کرو اور خوب کرو - جب باواجی کے علاج معالجہ کی خاطر دور دراز سے بڑے بڑے نامور وید حکیم بلائے گئے - تو باواجی نے ان ویدون کو اس طرح مخاطب کیا - شبد آدگرنتھ -

ویدبلایا ویدگی پکڑہ ڈھنڈولے بانہہ
بھولا وید نہ جانئی کرک کلیجے مانہہ

ارتھ - یعنے اے بھولے بھالے وید تم میرے حقیقی ویراگ کے معالجہ کرنے کے ہرگز ہرگز قابل نہین ہو اور تمام وید حکما باواجی کے اوپدیش کو سُن کر حیران و ششدر رہ گئے کیون نہ ہوتا - ایشور کا پرتاب ایشور کی دیا لا اور ایشور کی کرپا جو ہوئی - پہر پیارے خالصہ جی جنم ساکہی کے اس دردناک اوپدیش کا وچار کرو - جب باواجی نے بارِ دوم بمراد حج کعبہ شریف کا ارادہ کر کے گہر کے دروازہ سے قدم باہر نکالا - تو باواجی کے دونون دلارے اور لاڈلے پوت پتا جی کے وچھوڑے اور فرقت کو برداشت نہ کرتے ہوئے رو کر پتا کے گلے مین چمٹ گئے - آہ خالصہ جی! آہ سکھ صاحبان وہ کیسا دردناک سماہوگا - وہ کیسا دل ہلا دینے والا سین ہوگا کونسا پتھر دل ہو جو دیکھکر موم نہ ہو جاوے کونسا سنگدل ہو جو دیکھ کر اشک نہ بہائے - مگر باواجی نے ایشور کی بھگتی کو مقدم سمجھا اور اپنا فرض بجالایا

مصائب باوا نانک صاحب دوراہ حج کعبہ شریف

دیا چھوڑ دہن دار آرام کو
دولت لڑکے
نہ چھوڑا پیارے پیا رام کو
وہ سکھ پال والا پیادہ چلا
جو سائیون مین رہتا تھا دہوپون جلا
مصیبت پڑی وہ کہ نہ گفتہ بہ
تھا بھگوان جانے پڑا کیا گرہ
دہان جائے لحاف ملتی تھی گھاس
نہ ڈیرا نہ خیمہ تھا کچھ اُن کے پاس
پہاڑون کا مینہہ اور نازک بدن
وہ گرمی کی تیزی جلے جس سے تن
مسافر ہوا اور چھوڑا وطن
ملا اون کو بن تھا بجائے چمن
اکیلا اُجاڑون مین رہنا اُسے
ہزارون تکالیف سہنا اُسے
تھی جائے کپڑون کے درختون کی چھال
بجہ [illegible] کے تھی ہرنون کی کہال
وہ سنیت جدائی کیون کر کہین
لڑکے وغیرہ
لکھون طالب کیونکر مُصیبت کی مین
موہن بھوگ چھوڑ لیا ساگ پات
نہ چھوڑا مگر اپنے ایشور کا واک
یہہ ہو جبکہ نانک سے رشی کا حال
کہ صبر و سکون مین جو رکھے کمال

اور باوا صاحب نے بڑے دردناک دل سے اس شلوک کا وچار کیا - شلوک آدگرنتھ -

دھن دارا سنپت سگل جہین اپنی کرمان
ان مین کچھ سنگی نہین نانک بن بھگوان

ارتھ - دولت پوت جن کے اُوپر یہ دعوے ہے جن کے اوپر ایمان ہے مگر یہ اَسَت (جھوٹ) ہے - آخر سوائے خدا کے کوئی حامی و مددگار نہین - شلوک آدگرنتھ

جو اُپجے سو بنس ہے پر و آج کے کال
نانک ہرگُن گا لے چھاڑ سگل جنجال

ارتھ - یعنے جو چیز پیدا ہوئی آخرکار اوس نے فناہ ہونا ہے - اے نانک تو تمام بکھیڑون کو توڑ محض خدا کا ہو جا - جو غیرفانی ہے اور حج کے ارادہ کو ملتوی نہ کر ورنہ یہہ وقت ہاتھ نہین آئیگا - اور من بچھتاوا رہ جائیگا - یہہ تھا باوا صاحب کا اوپدیش - خالصہ جی سُنو اور خوب سُنو - اور کانون کے بٹے کھولکر سُنو - ع

آنکھ اگر پھوٹی تو خیر کان ہی سہی - نہ سہی جو بہی امتحان ہی سہی

پھر دیکھو جنم ساکہی کا وہ اوپدیش - جب لہنا نامی دیوی کا بھگت بہت سے دیوی کے بھگتون کو (جو غالباً چار پانسو کے قریب تھے) جیسا کہ جنم ساکھی سے ظاہر ہے لیکر دیوی مندر بطرف جوالا مکھی (جو ایک آتش فشان پہاڑ ہے) جا رہا تھا اور راستہ مین لاٹان والئے تیری سدا ہی جے کے جھنکارے جھنکارتے جاتے تھے - اور حسن اتفاق سے اونہون نے لوگون سے باواجی کی مہما اور اُستت سُنی کہ فلان جگہ فلان فقیر براجمان ہے، جو موہنی مورت اور لبھ لعلب ہنکار سے بالکل بہن ہین - غیر لہنا کو اون کی ملاقات کا بڑا اشتیاق ہوا - اور بمعہ تمام سنگت کے باوا صاحب کی طرف آئے اور باواجی کو کہنے لگے - کہ آپ کس دیوی کے بھگت ہین - باوا صاحب نے کہا کہ ہم اُس جوتی سروپ پار برہم سیوک ہین جس کو کہ تمام دیوی دیوتا گائن کرتے ہین - اور باوا صاحب نے بڑے دردناک سین مین چُپ جی صاحب کی اس پوڑی کا وچار کیا -

گاوَن تُدنوں اندر اندرا من بیٹھے دیوتیان در نالے
گاون تدنوں سدھ سمادھی اندر گاون ساہدوچارے
ہور کیتے گاون سے مین چت نہ آون نانک کیا وچارے

ارتھ - مین اوس سروشکیتمان دیالو کرپالو کا بھگت ہون جس کو اندر دیوتا جو تمام دیوتاؤن کا سردار ہے، بمعہ تمام دیوتاؤن اور رشی اور مُنیون کے گا رہے ہین -

باواجی کے اس انمول اور دُرلبھ اُوپدیش نے لہنا کے دل مین ایسا فوری اثر کیا کہ اُوس نے تمام تولی کے اٹون (جو ایک رنگ برنگ (ڈبکھڑبا) ہوتا ہے) اور ترسُول (لوہے کی تین شاخون کی چھڑی)

جو دیوی کے بھگتوں کی درڑتائی کی نشانیاں ہوتی ہیں پھینکدئے اور باوا جی کے چرنوں میں گر پڑا۔ اور کہا۔

باوا میرا آون جاون رہیا

دیکھا خالصہ جی! یہہ تھا باوا جی کا اوپدیش کہ دش منٹ کے ست سنگ سے ایک کثیر گروہ کو تمام دیوی دیوتاؤں کی اندھیر نگری سے نکال کر ایک واحد لاشریک کی پوجا کرائی۔

یاد رہے کہ جس زمانہ میں باوا جی نے جنم لیا تھا وہ کلوکال (فیج اعوج) کا زمانہ تھا اور دنیا میں اس قدر اندھیر مچا ہُوا تھا۔ کہ ایک ایک کے حصہ میں دش دش بیس بیس خدا آئے ہوئے تھے۔ کیوں کہ اون دنوں میں بلحاظ ہندؤں کی آبادی کے اُن کے معبود کئی گُنا زیادہ تھے (تینتیس ۳۳ کروڑ دیوتا تھے) جن کو شروشکتیمان (قادر مطلق) تصور کرتے تھے مگر بالآخر ایسے ایشور کے پیارے کو پاگل اور دیوانے کے نام سے پکارا گیا۔ یہہ تھا باوا نانک جی کا اوپدیش۔ کیا خالصہ جی! آپکو یہہ معلوم ہے کہ اوس بھگت کی تمام امیدوں پر پانی پھیر جانے کا کون موجب ہوا ہے۔ یہہ صرف باوا گوبند سنگھ کی رہ پالی کو نتیجہ۔ ہے اگر یہہ کہا جاوے کہ آجکل کے سکھ باوا گوبند سنگھ کے سکھ ہیں نہ کہ باوا نانک جی کے تو اس میں کچھ مبالغہ نہیں ہوگا۔ اور اگر کسی سکھ کو کہا جاوے۔ کیا آپ باوا جی کی تعلیم پر کاربند ہو۔ تو آپ فر فر یہہ شلوک پڑھ کر سُنا دیتے ہیں۔

باہن گنٹے جب کے تمرے کو آکھہ ترے نہیں آنیوں
رام رحیم پُران قرآن اب تک کہے تم ایک نہ مانیو

ارتھ۔ اگر ہندو کہے کہ پُران کے اُوپر اور مسلمان کہے کہ قرآن شریف کے اُوپر ایمان لاؤ تو تم ایک بھی کسی کو نہ سُنو۔ اور اپنی من بھاتی کرو۔ کیا خالصہ جی یہ آپ کو معلوم ہے کہ یہہ کس بھلے مانس کی کارستانی ہے۔ بھائیو یہہ باوا گوبند سنگھ کی کارستانی کا نتیجہ ہے۔ یہہ باوا نانک جی کا ہرگز ہرگز شلوک نہیں ہے۔ اگر کوئی گرنتھی یا خالصہ اوپدیشک ثابت کر دیوے کہ یہہ نانک جی کا واک ہے تو ہم اوس کو مبلغ ۲۹۰ مائتعہ نقد انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر خالصہ جی! اب باوا جی کی تعلیم بھی سُنو اور خوب غور سے سُنو۔ شلوک آدگرنتھ

جے سَو چندہ اُگہے سورج چڑھے ہزار
ایتھے چانن ہندیاں گُور بن گور اندھار

ارتھ۔ اگر سو چاند نکلے اور ہزار سورج چڑھے تو باوجود اس قدر روشنائی ہونے کے بھی بغیر پیر یا مُرشد کے اندھیر ہی اندھیر ہے آگے چل کر دوسرا شلوک ملاحظہ فرمائیے۔ شلوک

تیہہ ۳۰ حرف قرآن دے تیہہ ۳۰ سپارے کین
تِس وچ سپند نصیحتاں سُن سن کر دیقین

ارتھ۔ وہ پیر جس کا میں نے اُوپر ذکر کیا ہے۔ صرف قرآن شریف ہی ہے اور قرآن شریف کے تیس ۳۰ حروف ہیں اور تیس ۳۰ سپارے کئے گئے ہیں۔ اور اس میں بہت سی نصیحتیں ہیں۔ سُنکر یقین کرو۔ کیا خالصہ جی! اب بھی ماننے میں کچھہ عذر ہے۔ بہر حال ہم تمام شہادتیں سکھہ صاحبان کے ہی دہرم پُستکوں سے دینگے جن کو اُنہوں نے بڑی گھبراہٹ میں ڈالدیا ہے۔

اب سُن لیجئے باوا گوبند سنگھ جی کی شرک اور بدعت

سوَیّا۔ میں گنیش پرتھم میں مناؤں

ارتھ۔ یعنے میں اول سب سے پہلے گنیش دیوتا (ہاتھی) کی پُوجا کرتا ہوں۔ پھر

سیوک سکھہ ہمارے تاریئے۔
جن جن تشترو ہمارے ماریئے

ارتھ۔ اے ہاتھی دیوتا تم ہمارے تمام سکھوں کو مُکتی اور موکش پد (نجات کا ایت) دکھاؤ۔ اور ہمارے دشمنوں کو بڑی لمبی ناک سے کچل ڈالو۔ آہ خالصہ جی! یہی توحید تھی۔ یہی توحید کا اک راز تھا۔ جس پر برسوں سے تہین نازک تھا۔ اب تو پردہ کُھل گیا اور کُھلا کہ بس......

آگے چلکر ایک اور موحد کی وحدانیت ملاحظہ فرمائیے۔

سوَیّا۔ ہو جو سدا ہماری اچھّا۔ سری ہر دُھج جو کریو رچھّا
راک لیو مورا کہن ہارے۔

ارتھ۔ ہماری تمام تمناؤں اور آرزوؤں کو پورا کرو اور اے دُھج (ترسُول) (جو لوہے کی تین شاخوں والی چھڑی ہوتی ہے اور جس سے ماہی گیر ملاح مچھلی وغیرہ کے شکار کے لئے پاس رکھتے ہیں) جس کا اُوپر ذکر کرایا ہوں۔ تم ہماری حفاظت کرو۔ واہ خالصہ جی! واہ ترسُول۔

کیا "بدی" اور کیا بدی کا شوربا۔ کہاں ترسُول اور ترسول کی حفاظت۔ برائے خدا کچھہ تو غور کرو۔ کہاں رام رام اور کہاں ٹین ٹین۔ کہاں ترسول اور کہاں توحید۔ خیر ہمارا کام کہنا ہے اگر کوئی مانے تو بہتر ہے

اگر میری یاد غلطی نہیں کر رہی ہو تو غالباً ماہ اکتوبر یا نومبر کا واقع ہوگا کہ میں کوئیٹہ میں سنڈیمن لائبریری کو جا رہا تھا کہ راستہ میں مجھے سنگھ سبھا کا سکرٹری ملا۔ اور کہنے لگا کہ آج ہمارا سنگھ سبھا کا سالانہ جلسہ ہے، اور امرتسر سے بڑے بڑے لائق وفائق اوپدیشک اور گیانی آئے ہوئے ہیں۔ آپ بھی سُنکر کچھ۔ لابھ اوٹھاویں۔ خیر میں نے بھی اس موقع کو غنیمت سمجھا اور سکرٹری صاحب کے ساتھ ہو لیا۔ مگر مجھہ سے خاموشی نہو سکی۔ اور میں نے سکرٹری صاحب کو کہا کہ سردار صاحب مجھے معلوم نہیں کہ آپ سالانہ جلسہ اور لائق وفائق اوپدیشک گیانیوں کے گیان اور اوپدیشک سے کیا لابھہ اُٹھاوینگے جبکہ باوا جی نے سُوٗر کو تمام رُوئے زمین کی چیزوں سے نکھد شمار کیا ہے۔ مگر آپ لوگوں کا من بھاتا کہا جاہے۔ سکرٹری صاحب نے جواب دیا۔ وہ کیسے۔ میں نے باوا جی کا یہہ شلوک سُنایا

اک بھگت بھگوان جہین پرانی کے ناہیں من
جیسے سوکر سوان نانک جانو تاہین تن

یعنے وہ آدمی جس کے دل میں ایشور کی محبت نہیں وہ سُوٗر اور کتے سے بھی بدتر ہے۔ گویا باوا جی کے نزدیک کتے اور سُوٗر تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکھد ہے۔ مگر ہائے تعصب تیرا ستیاناش ہو۔ یہہ اس گورو کا حکم ہے جس کے چیلوں میں یہہ من بھاتا کھا جاہے

سکرٹری صاحب۔ بیشک باوا جی نے سُوٗر کو تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکھد شمار کیا ہے۔ مگر اس کے کھانے کی ممانعت نہیں کی۔

میں۔ واہ بھائی جی واہ۔ کیا جو خراب چیز ہوتی ہے انسان اوس کو کھا لیتا ہے۔

ستم کو تم کرم سمجھے جفا کو تم وفا سمجھے
حیف ایسی سمجھہ پر گر سمجھے تو کیا سمجھے

دل تو یہہ چاہتا تہا کہ آریوں کی غوغو سف کا بھی پردہ فاش کیا جاوے۔ مگر تو ایک تو اس کے اظہار سے طوالت مانع ہے اور دوم میرے بزرگ بہراتا ماسٹر عبدالرحمان صاحب (مہر سنگھ) نے اپنی تصنیف اختیار الاسلام کے ہر دو حصہ میں عموماً اور تعلیم الاسلام بجواب دہرم پال میں خصوصاً آریوں کی سرستی کے تانے پیٹے کو جلا کر ایک ایسی آگ بھڑکا دی ہے۔ جو گنگا جل کے پوتر جل کے بجھانے سے بھی نہیں بجھے گی۔

سنگت کا داس۔ سورن سنگھ کمار تت خالصہ برہمچاری
حال وارد قادیان ضلع گورداسپور (م۔ ی سابق مدرس پشین)

نمازِ جنازہ - موضع گمولہ تحصیل رتھ ضلع سیالکوٹ میں ایک بزرگ سکونت رکھتے تھے۔ حسن محمدؐ دریافت۔ اذان کہنے پر ہندوں نے اُونپر مقدمات بھی بنائے۔ العاقبت للمتقین۔ ان دنوں سلسلہ عالیہ میں شرف پاکر قریباً ستر برس کی عمر میں ملک جاودانی میں جا بسے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ التماس برادران

وصیت ۱۱

۱ - منکہ میان فضل الدین ولد میان غلام محمد قوم پٹھان ساکن قصبہ خوشاب ضلع شاہ پور کا ہون مین بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۳ - ماہ مئی سنہ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

۲ - مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اونکا مرید اور پیرو ہون -

۳ - کہ مین نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے - مین اون ہدایات کا جو اوس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین اون تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا - جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اونکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہون گے - مین اون تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے -

۴ - میری جایداد جو اس وقت حسب ذیل ہے - تین کوٹھہ تین پڑاہ بعمارت پختہ و خام مسقفہ کڑیان معہ صحن سفیدہ اور ایک ڈیوڑھی مسقفہ بایان بعمارت خام حدود اربعہ ذیل غرب کوچہ - مشرق کوچہ و مسجد - شمال مکان غلام رسول و فتح الدین صاحب - جنوب ملک عالم خان و سرور شاہ صاحب واقع محلہ آہیران قصبہ خوشاب ضلع شاہ پور قیمتی پانصد ۵۰۰ روپیہ - اور جس پر میرا اس وقت مالکانہ قبضہ ہے اور اس جایداد مین میرا کوئی شریک نہین - مین آج کی تاریخ سے اس جایداد کے ⅕ حصہ یعنی پانچوان حصہ کے متعلق وصیت کرتا ہون کہ میری یہہ جایداد جو قیمتی یک صد روپیہ ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کی جاوے - اور انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جایداد سے اس جایداد کو الگ کرے یا اوس مین شامل رہنے دے - وہ اوس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے - تو اس وصیت کردہ جایداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکورہ ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی - میری اس وصیت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہین - اگر میری جایداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے -

۵ - مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد کوئی اور جایداد مذکورہ بالا جایداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جایداد ماسوائے جایداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو - تو ایسی جایداد فاضلہ کے متعلق مین یہ وصیت کرتا ہون کہ چونکہ حسب الارشاد حضرت اقدس کے بعد [illegible] ⅕ حصہ [illegible] ہے لہذا یہی ⅕ حصہ وصیت مذکورہ بالا فقرہ ۴ سمجھی جاویگی - باقی فاضلہ جایداد کے مالک ورثا ہون گے -

۶ - مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین دار الامان قادیان مین پہونچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے -

۷ - اور میری یہہ بھی وصیت ہے - کہ چونکہ مین عمر رسیدہ قریباً ۶۰ برس کا ہون اور لائق کام کرنے کے نہین اور میرے نان نفقہ کے بھی میرے ورثا ذمہ دار ہین اگر اللہ تعالے نے اون کو توفیق بخشی تو وہ میری نعش کو قبرستان موصوف مین پہونچا دینگے اور امید کرتا ہون کہ وہ بشرط توفیق کے پہونچا دینگے - ورنہ نہین تو انجمن مذکور کو اللہ تبارک تعالی جرأت و ہمت بخشے تو پہونچا دے ورنہ خیر -

۸ - یہہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کے کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے تو اس صورت مین بھی میری یہہ وصیت جو مین نے اپنی جایداد کے متعلق کی ہے جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی - لیکن یہہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے

۹ - اس کا ذکر فقرہ ۷ مین مفصل ہو چکا ہے ایسا ہی سمجہا جاوے کہ جیسا فقرہ مذکور مین کیا گیا ہے - لہذا یہ وصیت نامہ ابتغاءً لوجہ اللہ لکھدیا ہے کہ سند ہووے

تحریر بتاریخ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۶ء -

گواہ شد - ملک عالم خان نمبردار و رئیس خوشاب

العبد - مولوی فضل دین ولد غلام محمود

گواہ شد - غلام رسول ولد محمد دین قوم پٹھان خوشاب

بقلم محمد بخش ساکن سرگودہ مقام خوشاب

وصیت ۱۱۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

۱ - مین نبی بخش ولد رحیم بخش قوم قریشی ساکن قصبہ امرتسر کٹڑہ اہلو والیہ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۸ - مئی سنہ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

۲ - مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اون کا مرید اور پیرو ہون

۳ - مین اقرار کرتا ہون کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے - مین اون تمام ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین اون تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا - جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہون گے مین اون تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد اُن تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے -

۴ - میری جایداد اس وقت حسب ذیل ہے ایک مکان بعمارت پختہ جس کی چار کوٹھڑیان منجملہ اون کے ایک کوٹھڑی سہ منزلہ اور تین کوٹھڑیان دو دو منزلہ معہ صحن و ڈیوڑھی نمبری خانہ شماری ۱۷ ۱۸ واقعہ امرتسر کٹڑہ اہلو والیہ متصل طویلہ خان محمد شاہ جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے اور قیمت اس مکان کی اس وقت تخمیناً دو ہزار پانسو روپیہ ہے - اور علاوہ اس کے متفرقہ مال تجارتی پشمینہ وغیرہ ہے - جو قریباً اڑہائی ہزار روپیہ -

کا ہے یہہ کل جائیداد پانچہزار روپیہ کی ہوئی اور اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین - اس لئے مین آج کی تاریخ سے محض ابتغاء لوجہ اللہ اس جائیداد مین سے دسوین حصہ کی وصیت کرتا ہون جو مبلغ پانچسو روپیہ ہے - میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے - انجمن مذکورہ کو اختیار ہوگا - میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے - یا اوس مین شامل رہنے دے وہ اوس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اوس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اوٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو - میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے -

۵ - مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین کوئی اور جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کرون - یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو - تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ مین کیا ہے - مین ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور اطلاع دیتا رہون گا -

۶ - مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ حضرت مسیح موعود یا احمدی جماعت پڑہے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آیندہ شائع ہون گے دار الامان قادیان مین پہونچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے

۷ - میری یہہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہونچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہون اون اخراجات کی متکفل میری یہہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہین ہے - ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دون گا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دونگا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا - اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس مین آیہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی - اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے - جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے - اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائیز ضرورت شرعی سمجھین گے -

۸ - یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ مین نے یہہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ بیان کی ہے - اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہو سکے تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مینے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے - درست اور قائم رہیگی لیکن یہہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپردازان مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے -

۹ - یہہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہون گا یا میری دیگر متروکہ جائیداد سے وصول ہوئے تہے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا - بلکہ مجلس کو ہوگا - فقط -

گواہ شد - بقلم الٰہی بخش ولد امیر بخش رفوگر

گواہ شد - خدا بخش ولد رحیم بخش رفوگر بقلم خود

العبد - نبی بخش بقلم خود

گواہ شد - بقلم خود غلام محمد ولد نبی بخش

نویسندہ این وصیت نامہ بندہ خاکسار عباد اللہ احمدی امرتسری

وصیت ۱۱۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت جناب سکرٹری صاحب مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -

۱ - مین مسمی غلام قادر ولد فخر الدین قوم کشمیری ساکن سیالکوٹ تحصیل و ضلع سیالکوٹ - بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳۰ رجون ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون - کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

۲ - مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ ربہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اون کا مرید اور پیرو ہون -

۳ - مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود کیطرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام وکمال پڑھ لیا ہے - مین اون تمام ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین اون تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے مین اون تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط و قواعد و شرائط انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے -

۴ - اس وقت سوائے تنخواہ ماہواری کے جو فی الحال مجھے سے روپیہ ملتی ہے اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے قبضہ مین نہین ہے - اس واسطے مین موجودہ آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ دیتا رہون گا -

مین اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد مین کوئی اور جائیداد پیدا کرون - یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد میری متروکہ یا منتشر کہ ثابت ہو - تو ایسی جائیداد کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے کہ میرے مرنے کے بعد اس کا دسوان ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے - انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اوس مین شامل رہنے دے وہ اوس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اوٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی - میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین ہوگا - اگر میری جائیداد وصیت کردہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی - مین اس جائیداد کی انجمن مذکور وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہون گا -

۶ - مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑہے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون - تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آیندہ شائع ہون گے دار الامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے -

۷ ۔ میری یہ بھی وصیت ہے، کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان میں پہونچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ ۴ و ۵ مین کیا ہے ہرگز نہین ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردون گا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرادون گا ۔ اور اگر ان اخراجات کیلئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کرسکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم اداکردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے ۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس مین یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے اداکرنے کے ذمہ دار ہون گے جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو جائز ضروری اور شرعی سمجہین گے ۔

۸ ۔ مین یہ بھی اقرار کرتا ہون ۔ کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اسوقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکی تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ مین لکھا گیا ہے درست اور قائم رہے گی ۔ لیکن یہ ضروری ہوگا ۔ کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی پوری پوری سعی فرمائی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے ۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے ۔

۹ ۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکی ۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کراچکا ہون گا ۔ یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے ان کا وصول کرنا اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا ۔ فقط

گواہ شد ۔ محمد سرور شاہ مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

العبد ۔ غلام قادر

گواہ شد ۔ شیر علی عفی اللہ عنہ ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۲۹ جون سنہ ۱۹۰۶ء

رسید زر

۲۹ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء ۔ ۶۳۸ ۔ منشی نواب الدین صاحب ے/

۲۹ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء ۱۰۷۵ عمادالدین صاحب ے/
۲۹ 〃 〃 〃 ۹۹۵ ۔ عبدالرحیم صاحب ے/
۲۹ 〃 〃 〃 ۱۳۳۸ عبدالخالق صاحب ے/
۲۹ 〃 〃 〃 ۹۴۵ ۔ مرزا رحیم بیگ صاحب ے/
۲۹ 〃 〃 〃 ۱۳۱۷ ۔ عبدالقادر صاحب ے/
۲۹ 〃 〃 〃 ۳۴۸ ۔ عبدالغنی صاحب ے/
۲۹ 〃 〃 〃 ۸۳۹ ۔ حافظ نور محمد صاحب ے/
۲۹ 〃 〃 〃 ۹۹۶ عبداللہ صاحب ے/
۲۹ 〃 〃 〃 ۴۰۰ ۔ محمد حسین صاحب ے/
۲۹ 〃 〃 〃 ۸۴۳ ۔ فضل الٰہی صاحب ے/
۲۹ 〃 〃 〃 ۹۹۹ ۔ قاضی عبدالمجید صاحب ے/
۳۰ 〃 〃 〃 ۱۰۵۰ ۔ کریم بخش صاحب ے/
۳۰ 〃 〃 〃 ۹۷۲ ۔ مولا بخش صاحب ے/
۳۰ 〃 〃 〃 ۱۱۰۳ ۔ حاجی خان صاحب ے/
۳۰ 〃 〃 〃 ۱۰۱۰ ۔ ودہاوے خان صاحب ے/
۳۰ 〃 〃 〃 ۱۰۱۱ ۔ سید نعمت علی شاہ صاحب ے/
۳۰ 〃 〃 〃 ۴۱۳ ۔ محمد الٰہی صاحب ے/
۳۰ 〃 〃 〃 ۱۹۹ ۔ فضل الٰہی صاحب ے/
۳۰ 〃 〃 〃 ۹۸۰ ۔ چراغ دین صاحب ے/
۳۰ 〃 〃 〃 ۱۷۱۵ صاحب دین صاحب ے/
۳۰ 〃 〃 〃 ۸۹ حسین علی صاحب ے/
۳۱ 〃 〃 〃 ۱۴۶۴ عنایت علی صاحب ے/
۳۱ 〃 〃 〃 ۷۳۶ انوار حسین خان صاحب ے/
۳۱ 〃 〃 〃 ۶۷۴ ۔ فضل الدین صاحب ے/
۳۱ 〃 〃 〃 ۵۸۲ نذر محمد صاحب ے/
۳۱ 〃 〃 〃 ۷۵۷ شیخ حسین صاحب ے/
۳۱ 〃 〃 〃 ۳۹۵ ۔ رکن الدین صاحب ے/
۳۱ 〃 〃 〃 ۱۵۴ حافظ احمد دین صاحب ۲/
۳۱ 〃 〃 〃 ۸۸۸ ۔ حکیم سید محمد صاحب عہ/
۳۱ 〃 〃 〃 ۴۵ ۔ مولوی عزیز بخش صاحب ے/
۳۱ 〃 〃 〃 ۶۰۳ ۔ عبدالمنان صاحب ے/
۳۱ 〃 〃 〃 ۲۵۸ ۔ حافظ محمد الدین صاحب عہ
۳۱ 〃 〃 〃 ۱۱۳۸ ۔ محمد اکرام صاحب عہ
یکم فروری سنہ ۱۹۰۷ء ۱۴۹۴ ۔ غلام محمد صاحب عمہ/
〃 〃 〃 ۴۶۳ ۔ سید محمد قاسم صاحب للعہ
〃 〃 〃 ۸۵۹ ۔ محمد اکرام صاحب ے/
〃 〃 〃 ۱۱۶۲ ۔ مصری خان صاحب ے/

۲ فروری سنہ ۱۹۰۷ء ۸ ۔ منشی عطاء اللہ صاحب ۱۲/
۲ 〃 〃 〃 ۱۰۲۲ ۔ فضل الدین صاحب ے/
۲ 〃 〃 〃 ۹۹۱ ۔ چودہری نتھے خان صاحب ے/
۲ 〃 〃 〃 ۴۲۶ فضلدین صاحب ے/
۲ 〃 〃 〃 ۱۰۲۹ ۔ چودہری سلطان علی صاحب ے/
۲ 〃 〃 〃 ۴۷۹ محمد داؤد صاحب ے/
۲ 〃 〃 〃 ۱۰۴۶ ۔ مولوی عبداللہ صاحب ے/
۲ 〃 〃 〃 ۹۳۶ ۔ سردار محمد عجب خان صاحب ے/
۲ 〃 〃 〃 ۳۹۱ ۔ سید عبدالستار صاحب ے/
۲ 〃 〃 〃 ۸۳۵ ۔ محمد دین صاحب ے/
۲ 〃 〃 〃 ۵۹۶ ۔ پھول محمد صاحب ے/
۲ 〃 〃 〃 ۴۰۴ ۔ محمد علی صاحب ۸/
۲ 〃 〃 〃 ۷۳۵ ۔ منشی گلاب الدین صاحب ۴/
۳ 〃 〃 〃 ۱۴۹۰ منشی فضل کریم صاحب ے/
۴ 〃 〃 〃 ۱۴۹۵ عبدالقادر صاحب کٹی ے/
۴ 〃 〃 〃 ۱۴۹۶ ۔ نیاز محمد خان صاحب ے/
۴ 〃 〃 〃 ۱۱۶۴ محمد ظہیر الدین صاحب عہ/
۴ 〃 〃 〃 ۲۷۰ ۔ مرزا سلطان احمد صاحب صہ/
۴ 〃 〃 〃 ۱۱۶۶ مولوی محمد علی صاحب ہہ/
۴ 〃 〃 〃 ۱۴۹۷ عبدالرحمن صاحب ے/
۴ 〃 〃 〃 ۱۰۱۵ ۔ مولوی نور محمد صاحب ے/
۴ 〃 〃 〃 ۱۵۳ عبدالسبحان صاحب ے/
۴ 〃 〃 〃 ۱۰۴۴ ۔ عبدالکریم صاحب ے/
۴ 〃 〃 〃 ۹۸۹ ۔ فضلدین صاحب ے/
۴ 〃 〃 〃 ۸۳۳ ۔ چودہری ثناء اللہ صاحب ے/
۴ 〃 〃 〃 ۱۴۸۸ نورالدین صاحب ے/
۴ 〃 〃 〃 ۶۰۰ غلام نبی صاحب ے/
۴ 〃 〃 〃 ۵۸۱ ۔ منشی محمد احسن صاحب ۲/
۵ 〃 〃 〃 ۷۳۰ محمد شفیع صاحب ے/
۵ 〃 〃 〃 ۷۶۰ ۔ سخاوت علی صاحب ے/
۶ 〃 〃 〃 ۲۸۲ ۔ جمال الدین صاحب عہ
۷ 〃 〃 〃 ۲۹۴ ۔ چودہری جلال خان صاحب ے/
۷ 〃 〃 〃 ۱۴۱ سیٹھ عبدالرحمان صاحب صہ/
۷ 〃 〃 〃 ۱۱۰۷ بابو مولا بخش صاحب عہ/
۷ 〃 〃 〃 ۷۵۱ شفیق الدین صاحب ے/
۷ 〃 〃 〃 ۹۹۶ نورالدین صاحب ے/
۷ 〃 〃 〃 ۸۶۲ عبداللہ خان صاحب ے/

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل۔ پہر شاید ہی موقعہ ملے)

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
آیات الرحمن۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصاء موسے مصنفہ بابو الٰہی بخش القاء شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہین مدلل جواب دیا ہے اگر یہ کتاب پڑھ لیجاؤ تو پہر بس	۸/
سر الشہادتین " "	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ قیمت پر بہی گران نہین	۱/
اعلام الناس حصہ ۲ " " "	وفات مسیح۔ الہام غیر نبی پر بہی ہوتا ہے۔ تقلید	۳/
صیانۃ الناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید مین ہین اور حضرت اقدس مین اون کا پایا جانا	۱۰/
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ نمبر ۱ و ۲ سواء السبیل حصہ ۱ الالتباس	قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴/
تحذیر المومنین " "	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویون نے کئے ہین ان کے دندان شکن جواب	۴/
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین	۱/
القول الصحیح۔ البرہان الصریح مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب پنجابی نظم	حضرت مسیح موعود کی تائید مین دونون کتابین بالخصوص البرہان نہایت عمدہ ہے۔ وفات مسیح۔ حضرت کے مسیح موعود ہونے اور دجال۔ یاجوج ماجوج سب کا بحوالۂ کتب ذکر ہے	۱/ ۰۲ کل ۰۳/
ادعیۃ القرآن۔ منظومہ اکمل آف گولیکے	قرآن مجید مین جسقدر دعائین ہین اون کا منظوم ترجمہ اور پہلے ایک قصیدہ ہے جسمین حضرت مسیح موعود کے تمام دعاوی مدلل مذکور ہین	۲/
شہادت آسمانی حصہ ۱ و ۲	کلمۂ فصل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	
فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرائق شرح تہذیب الکلام مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموات والارض الہدیۃ السعدیۃ۔ مسیح موعود کے بارے مین و مسیح ناصری کی وفات و حیات پر مباحثہ۔ مصرین و غزالی و ابن العربی والاشعری۔ یہ کتابین عربی مین ہین۔		۶ عہ/ ۵/ ۰۲/

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور اون کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین۔ مین اُمید کرتا ہون کہ لوگون کو اون سے فایدہ پہونچے

نور الدین

اَلخُطبَۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم۔ ۱ میرا ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود اون کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین اونکی بخوشی سفارش کرتا ہون اور اُمید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند فرمادین گے وہ خوش ہون گے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دُعا کرائی جاویگی اور پہر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

۲ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان۔ صالح۔ خوش رو۔ خوشخو۔ عالم احمدی ہین۔ آپ نے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین اور آپ کی دنیاوی حیثیت بھی اچھی رئیسانہ ہے قوم وینس ہے اور قریشیون سے آپکی رشتہ داریان ہوتی رہی ہین آپ نکاح کے خواہشمند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرمادین وہ مجھ سے خط وکتابت فرمادین۔ پرائیویٹ طور پر بھی ہرطرح اپنا اطمینان کرسکتے ہین اس سے پہلے کوئی بیوی نہین۔ بڑا ہی مبارک ہوگا وہ خاندان جو اس سلسلۂ اخوۃ مین پیشقدمی کریگا۔ انشاء اللہ۔ نیازمند اکمل آف گولیکے ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگواکر دیکھین۔ منیجر اخبار عام

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صرفی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت ۲/ علیحدہ ہے لیکن خریداران اخبار کے خریدارونکو ایک روپیہ کی رعایت رہے گی۔ والسلام منیجر

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کیسے چھپا۔